بسم اللہ الرحمن الرحیم

(217)

سلسلۂ

خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

شکر گزاری

حافظ محمد ابراہیم عرمی

من جانب

جماعت اسلامی ہند

شکر گزاری

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار مادی، معنوی، دنیوی اور اخروی نعمتیں عطا کی ہیں۔ آنکھ، کان، ہاتھ، پیر، دل، دماغ، صحت وتندرستی، آل اولاد، مال و دولت، عزیز و اقارب، دوست احباب، پڑوسی، وغیرہ یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اسی طرح شجر وحجر، سورج، چاند، ستارے اور سیارے، اونچے اونچے پہاڑ، ندی نالے، ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، جگ مگاتا ہوا آسمان، وسیع وعریض زمین اور دن رات جیسی بہت ساری نعمتیں ہیں۔ ان میں کچھ ظاہری ہیں تو کچھ باطنی ہیں۔

بہت سی نعمتیں ایسی ہیں، جن کا ہمیں ادراک اور احساس تک نہیں ہے۔ اور یہ نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار اور احاطہ بھی ممکن نہیں : وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا.(النحل:۱۸)

کائنات اور اس میں پائی جانے والی ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی کے لیے بنائی ہیں۔ یہ ساری نعمتیں عطا کر کے اللہ تعالیٰ انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کا شکر بجالائے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے شکر بجالانے پر ابھارا کیا گیا۔ فرمایا گیا:

> وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔(النحل:۷۸) ”اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اسی نے تمھارے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تاکہ تم شکر گزاری کرو“۔

جسم کا ہر عضو اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ اگر انسان اس کی قدر و قیمت سے واقف ہو جائے تو اس کی زبان پر کبھی ناشکری کے کلمات نہیں ہوں گے۔ ایک شخص حضرت یونس بن عبیدؒ کے پاس آیا اور اپنی تنگ دستی کی شکایت کرتے ہوئے غم اور غصے کا اظہار کرنے لگا۔ انھوں نے آنکھ، کان، زبان، دل، عقل، ہاتھ اور پیر کا ذکر کر کے ہر ایک کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اس کے بدلے تمھیں ایک لاکھ درہم دیے جائیں؟ وہ ہر ایک کے جواب میں کہتا: ہر گز نہیں۔ پھر اللہ کی ان نعمتوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے تمھیں ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں جو کروڑھا درہم و دینار سے بہتر ہیں، اور تم اس کے خلاف شکوے شکایتیں کر رہے ہو“۔ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۳/۲۲)

ایک شخص نے ایک نابینا کو دیکھا جو ہاتھوں اور پیروں سے بھی محروم تھا۔اس کے باوجود اس کی زبان پر شکر کے یہ کلمات تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتُلِیْ بِہٖ غَیْرِیْ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۔"اللہ کا شکر ہے،جس نے مجھے ان بیماریوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھا،جن میں دوسرے لوگ مبتلا ہیں اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوقات پر فضیلت عطا کی"۔

اس شخص کو بڑا تعجب ہوا۔آخر اس سے پوچھ ہی لیا کہ اس قدر معذور ہونے کے باوجود کس بات پر تم شکر ادا کر رہے ہو؟اس نے کہا:یَا ھٰذَا !أَشْکُرُ اللّٰہَ أَنْ وَھَبَنِیْ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَبَدَنًا عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرًا۔( )"اے فلان!میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ذکر کرنے والی زبان،ڈرنے والا دل اور مصائب ومشکلات پر صبر کرنے والا جسم عطا کیا ہے"۔

شکر گزاری کے معاملے میں دنیا میں تین طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں:

(۱)۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ کی نعمتوں کو پا کر اس کی ناقدری اور ناشکری کرتے ہیں۔ایسے لوگ بہت زیادہ ہیں۔جیسا کہ فرمایا گیا:

اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْفَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ أَکْثَرَھُمْ لَایَشْکُرُوْنَ (یونس:۶۰)"واقعی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے،لیکن اکثر لوگ شکر نہیں بجالاتے"۔

شیطان عہد کر چکا ہے کہ وہ اللہ کے اکثر بندوں کو ناشکرا بنا کر رہے گا۔(الاعراف:۱۷)

۲۔دوسرے وہ جو بہت کم شکر بجالاتے ہیں۔سورۂ ملک میں ارشاد ہوا:

وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَوَالْأَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۔(الملک:۲۳)

"اور تمھارے کان،آنکھ اور دل بنائے۔تم بہت ہی کم شکر بجالاتے ہو"۔

۳۔تیسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ کی ہر نعمت پر اس کا شکر بجالاتے ہیں۔اور ایسے بندے بہت کم ہیں۔جیسا کہ فرمایا گیا:

وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۔(سبأ:۱۳)"میرے بندوں میں شکر گزار بندے بہت کم ہیں"۔

قرآن مجید میں نیک بندوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بڑے شکر گزار ہوتے ہیں۔

حضرت نوحؑ کے بارے میں کہا گیا کہ وہ اللہ کے بڑے شکر گزار بندے تھے:اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا (بنی اسرائیل:۳) حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں ارشاد ہوا کہ وہ ''اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے'': شَاکِرًا لِّاَنۡعُمِہٖ .(النحل:۱۲۱)۔حضرت سلیمانؑ کی یہ خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کی نعمتوں پر شکر بجالایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ اپنے لشکر سمیت جارہے تھے کہ راستے میں ان کا گزر چیونٹیوں کی بلوں پر سے ہوا۔چیونٹیوں کے سردار نے حضرت سلیمانؑ کے لشکر کو آتا ہوا دیکھ کر کہا:ادۡخُلُوۡا مَسَاکِنَکُمۡ لَایَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمَانُ وَجُنُوۡدُہٗ وَھُمۡ لَایَشۡعُرُوۡنَ ۔(النمل:۱۸)''اے چیونٹیو!اپنے اپنے گھروں میں داخل ہوجاؤ،ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمھیں روند ڈالے''۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو تمام چرند و پرند اور جان داروں کی بولیاں سکھایا تھا۔جب انھوں نے چیونٹی کی یہ بات سنی تو فوراً اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوے کہا:

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ ۔(النمل:۱۹)

''اے میرے رب!تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر''۔

جب ہدہد نے قومِ سبا کے بارے میں خبر دی کہ وہ سورج کی پوجا کرتی ہے اور ایک عورت ان پر حکومت کررہی ہے تو حضرت سلیمانؑ نے ملکۂ سبا اور قومِ سبا کے نام خط لکھ کر ایک اللہ کی طرف بلایا۔جب خط پہنچا تو ملکۂ سبا نے پوری تحقیق کی اور اسے یقین ہوگیا کہ سلیمانؑ اللہ کے سچے رسول ہیں تو ان کی دعوت قبول کرنے کے لیے اپنے لشکر سمیت روانہ ہوی۔جب سلیمانؑ کو اس کی اطلاع ہوی تو آپؑ نے درباریوں سے کہا:''تم میں سے کوئی ہے جو اس کے مسلمان ہوکر پہنچنے سے پہلے ہی اس کا تخت مجھے لادے''۔ایک دیوہیکل جن نے کہا:آپ کی مجلس برخواست ہونے سے قبل میں اس کا تخت لا حاضر کروں گا۔ایک ذی علم درباری نے کہا کہ آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے میں اس کا تخت لے آؤں گا۔جب تخت حاضر ہوا تو حضرت سلیمانؑ اللہ کا شکر بجالاتے ہوے کہتے ہیں:

ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ. وَمَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ ۔(النمل:۴۰)''یہ میرے رب کا فضل ہے،تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا کافرِ نعمت بن جاتا ہوں۔اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس

کا شکر اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے۔ ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے"۔

شکر گزاری کی قسمیں: (۱)۔ شکرِ قلبی (دلی شکر): دلی شکر یہ ہے کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ اس کو جو بھی نعمتیں حاصل ہیں وہ اللہ کا عطیہ ہیں۔ جو شخص سمجھے کہ یہ چیزیں میں نے اپنی صلاحیت اور محنت سے حاصل کی ہیں، یا اللہ کے سوا کسی اور کو منعم سمجھے تو کفرانِ نعمت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُوْنَ. (النحل:۸۳) "یہ اللہ کی نعمتوں کو جانتے ہوئے بھی ان کا انکار کر رہے ہیں، بل کہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں"۔

(۲)۔ شکرِ لسانی (زبانی شکر): شکرِ لسانی یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں پر زبان سے شکریے کے کلمات ادا کرے۔ پانی کا ایک ایک گھونٹ اور کھانے کا ہر لقمہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ یہ ایسا عمل ہے جو اللہ کو بے حد پسند ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضىٰ عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَّأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا ۔(مسلم: باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الأكل والشرب) "اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو ایک گھونٹ پانی پیتا ہے اور اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے، اور ایک لقمہ کھاتا ہے اور اس پر اللہ کی تعریف اور شکر بجالاتا ہے"۔

(۳)۔ شکرِ جوارح (عملی شکر): اعضاو جوارح سے شکرِ الٰہی کا اظہار کرنا، یعنی اللہ کی نعمتوں پر شکر بجالاتے ہوئے بکثرت اللہ کی عبادت کرنا، اوامر کو بجالانا اور منہیات سے باز رہنا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

اِعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا. (سبا:13) "اے آل داود! تم لوگ شکر کے طور نیک عمل کرتے رہو"۔

اللہ کے رسول ﷺ سے کہا گیا:

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ۔(الزمر::66) "بل کہ آپ اللہ کی بندگی کرتے رہیے اور اس کے شکر گزار بندوں میں شامل رہیے"۔

آپ ﷺ کی عبادتوں کا حال یہ تھا کہ طویل قیام کی وجہ سے آپ ﷺ کے پیروں میں ورم آجاتا۔ حضرت عائشہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس قدر کیوں عبادتیں کرتے ہیں، جب کہ اللہ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: أَفَلَا

أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔(بخاری:۱۷۴۶)''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

(۴)۔نعمتوں سے اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانا : شکر گزاری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عطا کی ہے اس سے بندوں کو فائدہ پہنچایا جائے۔علم، مال، ہنر، صلاحیت اور طاقت وغیرہ سے ضرورت مندوں اور محتاجوں کے کام آنا چاہیے۔ حدیثِ قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے کہے گا:یَا ابْنَ آدَمَ !مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی۔اے ابن آدم ! میں بیمار تھا،تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ کہے گا: اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے،تو کیسے بیمار ہوسکتا ہے؟اور میں تیری عیادت کیسے کرسکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدَیْ فُلَانًا فَمَرِضَ فَلَمْ تَعُدْنِی،أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَنِی عِنْدَهُ ۔''کیا تجھے خبر نہیں تھی کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا؟ تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟''۔(مسلم:باب فضل عیادۃ المریض:۶۷۲۱)

۵۔نعمتوں کا اظہار کرنا بھی شکر کی ایک قسم ہے : حضرت ابوالاحوصؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد خدمتِ نبوی میں حاضر ہوے۔پھٹے پرانے اور میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوے تھے۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمھارے پاس مال نہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میرے پاس تو مال کی فراوانی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمھارے پاس کون کون سا مال ہے؟ انھوں نے جواب دیا:قَدْ آتَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالرَّقِیقِ وَالْغَنَمِ ۔''اللہ نے مجھے اونٹ، بکری، لونڈی اور غلام جیسی بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے''۔آپ ﷺ نے فرمایا:إِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْیُرَ عَلَیْكَ ۔''جب اللہ نے تمھیں مال دیا ہے تو اس کا اظہار (تمھاری زندگی پر) ہونا چاہیے''۔(صحیح ابن حبان: کتاب اللباس و آدابه)

۶۔خوشی اور خوش حالی میں اللہ کو یاد رکھنا: مومن کا حال یہ ہے کہ وہ مصیبت میں صبر کرتا ہے اور خوش حالی میں شکر بجالاتا ہے۔رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مومن کا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے۔اگر اسے کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو صبر کرتا ہے۔یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔اور اگر نعمت حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر بجالاتا ہے،اور یہ بھی اس کے لیے خیر ہی ہے''۔(مسلم:باب المؤمن أمره کله خیر)

اللہ کے رسول ﷺ کو جب کوئی بڑی مسرت حاصل ہوتی تو سجدۂ شکر بجالاتے۔حضرت ابوبکرہؓ

فرماتے ہیں: اَنَّـهُ كَـانَ اِذَا جَاءَ هُ أَمْرُ سُرُوْرٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ ۔(ابوداؤد: کتاب الجهاد: باب فی سجود الشکر) ''آپ ﷺ کو جب کوئی خوشی لاحق ہوتی یا آپ ﷺ کے پاس کوئی خوش خبری آتی تو اللہ کا شکر بجالاتے ہوئے سجدے میں گر جاتے''۔

خوشی کے لمحات میں اکثر لوگ اپنے رب کو بھول جاتے ہیں اور اس کا شکر بجالانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں:

بُلِيْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَبُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَشْكُرْ۔(تفسیر آلوسی) ''ہمیں مصائب ومشکلات سے آزمایا گیا تو ہم نے صبر سے کام لیا اور جب خوش حالی کے ذریعے آزمایا گیا تو ہم شکر بجالانے میں کامیاب نہیں ہو سکے''۔

ناشکری کے نقصانات : نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری ناپسندیدہ عمل ہے۔ یہ اللہ کی ناراضی، اس کی رحمت سے دوری اور اس کی نوازشوں سے محرومی کا باعث ہے۔ جن افراد اور قوموں نے ناشکری کی، وہ غضب الٰہی کی مستحق ہو کر دنیا وآخرت میں مختلف قسم کی سزاؤں سے دوچار ہوئیں۔

(۱)۔ ناشکری نعمت کو زحمت میں بدل دیتی ہے: قوم سبا ایک خوش حال قوم تھی۔ اللہ نے اسے ہرے بھرے اور پھل دار باغات عطا کیا تھا۔ ہر طرح کی خوش حالی اور آسودگی سے نواز تھا اور سفر کی صعوبتوں سے اس کی حفاظت فرمائی تھی۔ ان نعمتوں کو عطا کرنے کے بعد اللہ نے اس سے مطالبہ کیا:

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۔(سبا:۱۵) ''تم اپنے رب کی دی ہوی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ ملک ہے عمدہ اور پاکیزہ، اور پروردگار ہے بخشش فرمانے والا''۔

مگر اس قوم نے ناشکرے پن کی روش اختیار کی، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری نعمتیں چھین لیں اور ان کے ہرے بھرے باغات کو خاردار جھاڑیوں میں بدل دیا۔ فرمایا گیا:

فَأَعْرَضُوْا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّأَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ،ذَالِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجَازِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ۔(سبا:۱۶) ''مگر وہ منہ موڑ گئے۔ آخر کار ہم نے اُن پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا، اور ان کے پچھلے دو باغوں کی جگہ دو اور باغ انھیں دیے، جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاؤ

کے درخت تھے، اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔ یہ تھا ان کے کفر کا بدلہ جو ہم نے اُن کو دیا، اور ناشکرے انسان کے سوا ایسا بدلہ ہم اور کسی کو نہیں دیتے"۔

سورۂ یونس میں ایک بستی والوں کا حال بیان ہوا ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے خوش حالی اور امن کی نعمت عطا کی تھی مگر انھوں نے ان نعمتوں کی قدر نہیں کی، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خوش حالی کو فقر وفاقہ میں اور امن وامان کو بے خوفی اور بدامنی میں بدل دیا۔ ارشاد ہوا:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۔(النحل:۱۱۲) "اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال پیش کرتا ہے جو پُرامن اور پُرسکون تھی، اس کی روزی کشادگی کے ساتھ ہر جگہ سے آتی تھی، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے انھیں شدید بھوک اور خوف وہراس کا مزہ چکھایا"۔

(۲)۔ ناشکری عذابِ الٰہی کو دعوت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۔(ابراہیم:۷) "اور اگر تم ناشکری کروگے تو یاد رکھو کہ بے شک میرا عذاب سخت ہوتا ہے"۔

قارون موسیٰ کی قوم کا ایک مال دار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دولت کے بے شمار خزانے عطا کیے تھے۔ قوم کے لوگوں نے اس سے کہا:

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۔(القصص:۷۷) "جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تم بھی احسان کرو"۔

بندوں پر احسان کرنے اور شکر گزاری کرنے کی بجائے اس نے ناشکری کرتے ہوئے کہا:

اِنَّمَا أُوْتِيْتُهُ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۔(القصص:۷۸) "یہ مال وجائداد مجھے اپنے علم وصلاحیت کے ذریعے ملی ہے"۔

اس ناشکری پر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے مال ودولت کے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۔(القصص:81)''پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور اس کی کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ آپ اپنی مدد کرسکا''۔

(۳)۔نعمتوں کی ناقدری پر اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیتا ہے۔بنی اسرائیل میں تین افراد تھے۔ایک جذامی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔اللہ تعالیٰ نے تینوں کو آزمانا چاہا۔ایک فرشتہ کو (انسان کی شکل میں) ان کے پاس بھیجا۔وہ جذامی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں چاہتا ہوں کہ میری بیماری دور ہو اور میری جِلد خوب صورت ہو، کیوں کہ لوگ اس حالت کو دیکھ کر مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کی جلد بھی صاف اور خوب صورت ہوگئی۔پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تمھیں کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ۔چناں چہ اسے ایک اونٹنی عطا کی اور پھر برکت کی دعا دی۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا گنجا پن دور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے خوب صورت بال عطا کرے۔فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجا پن دور ہوگیا اور خوب صورت بال نکل آئے۔پھر اس سے پوچھا کہ تمھیں دنیا کا کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے گائے پسند ہے۔اسے ایک گائے دی اور دعا دی کہ اللہ اس میں برکت عطا فرمائے۔

پھر فرشتہ نابینا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری بینائی لوٹ آئے۔فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تمھیں دنیا کی کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے بکری پسند ہے۔اسے ایک بکری عطا کی اور اس میں برکت کی دعا دی۔

اللہ نے ان کے مال میں برکت دی۔کچھ ہی مدت میں وہ اونٹ، گائے اور بکری کے ریوڑ کے مالک بن گئے۔پھر اللہ نے دوبارہ فرشتے کو اسی شکل میں بھیجا۔وہ پہلے جذامی کے پاس گیا اور کہا کہ میں ایک محتاج آدمی ہوں، مجھے طویل سفر درپیش ہے، سامانِ سفر بھی نہیں ہے، میں اللہ کی مدد کے بعد تمھاری عنایت کے بغیر اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔میں تم سے اللہ کا نام لے کر سوال کرتا ہوں جس نے

تمھیں یہ خوب صورت جسم عطا کیا، جلد حسین بنائی اور اتنے سارے اونٹ عطا کیے، کہ ان میں سے ایک اونٹ مجھے دے دو جس پر سوار ہو کر میں اپنے گھر جاسکوں۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے یہ مال اپنی محنت سے کمایا ہے، اور اس میں بہت سے حقوق ہیں۔ میں تمھیں اس میں سے کچھ نہیں دے سکتا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم اپنی بات میں جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔

اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس نے اس سے بھی وہی بات کہی، جو کوڑھی کے مریض سے کہی تھی۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ فرشتے نے اس سے بھی کہا: اگر تم اپنی بات میں جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔

پھر فرشتہ نابینا کے پاس گیا اور اس سے بھی وہی بات کہی جو پہلے دو ساتھیوں سے کہا تھا۔ نابینا نے کہا: ہاں! میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں، مال و دولت عطا کیا، تم اسی کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کر رہے ہو۔ اس مال میں سے جو چاہو لے جاؤ۔ فرشتے نے کہا: میں محتاج نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ نے تم تینوں کو آزمایا۔ وہ دونوں ناکام ہو گئے اور تم کامیاب ہوے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے ناراض ہوا اور تم سے خوش ہوا۔

(۴)۔ نعمتیں چھن جاتی ہیں: سورۂ کہف میں دو دوستوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، جن میں ایک غریب مگر نیک اور اللہ کا فرماں بردار تھا، جب کہ دوسرا مال دار تھا، دولت کے نشے میں چور ہو کر وہ اپنے غریب ساتھی سے کہنے لگا کہ میں تم سے زیادہ مال دار ہوں اور میرے حمایتی بھی تم سے زیادہ ہیں۔ اپنے خوب صورت باغات کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میں نہیں سمجھتا کہ میرے یہ باغات کبھی ختم ہوں گے۔ بالآخر اپنی دولت، اور خوش حالی کے نشے میں وہ آخرت کا بھی انکار کر بیٹھا۔ اس کے نیک دوست نے اسے سمجھاتے ہوے کہا کہ تمھیں اپنے خالق کا انکار اور اس کی نعمتوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے، بل کہ اس کی نعمتوں پر شکر بجالاتے ہوے یہ کہنا چاہیے: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (اللہ کی مشیت کے بغیر کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں ہوسکتی) مگر اس نصیحت کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کے باغ کو تباہ و برباد کر دیا۔ فرمایا گیا:

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَالَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا۔ (الکھف:۴۲) ''اور اس کے تمام

پھلوں کو آفت نے گھیر لیا، پس ان پھلوں پر جتنا مال خرچ کیا تھا، اس پر کفِ افسوس ملنے لگا۔ وہ باغ اپنے چھپروں سمیت گرا پڑا تھا۔ اور وہ آدمی کہنے لگا: اے کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوتا''۔

شکر گزاری کے فوائد: جس طرح ناشکری پر اللہ تعالیٰ نعمتیں چھین لیتا ہے، اسی طرح شکر گزاری پر اللہ تعالیٰ مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔ سورۂ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيۡدَنَّكُمۡ۔ (۷) ''اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھیں زیادہ دوں گا''۔

۲۔ شکر گزاروں سے اللہ تعالیٰ خوش اور راضی ہوتا ہے۔ سورۂ زمر میں ارشاد ہے:

وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ۔ (الزمر: ۷) ''اور اگر تم شکر گزار بنو گے تو وہ تمھاری طرف سے اسے پسند کرے گا''۔

۳۔ شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازتا ہے۔ سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے:

وَسَيَجۡزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ۔ (آل عمران: ۱۴۴) ''اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا''۔

شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مخصوص مقام عطا کرتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کسی مومن بندے کا بیٹا انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں کہ ہاں!۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے جگر گوشے کو چھین لیا؟ وہ اثبات میں جواب دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کیا۔ فرشتے کہتے ہیں: حَمِدَكَ وَاُسۡتَرۡجَعَ ۔ اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ ۔ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اِبۡنُوۡا لِعَبۡدِيۡ بَيۡتًا فِي الۡجَنَّةِ وَسَمُّوۡهُ بَيۡتَ الۡحَمۡدِ ۔ میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو۔ (ترمذی: باب فضل المصیبۃ اذا احتسب)

۴۔ شکر گزاری عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

مَا يَفۡعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمۡ اِنۡ شَكَرۡتُمۡ وَ آمَنۡتُمۡ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيۡمًا۔ (النساء: 147) ''اگر تم شکر ادا کرو گے اور ایمان لاؤ گے تو اللہ تمھیں عذاب دے

کر کیا کرے گا۔اور اللہ بڑا قدر کرنے والا اور بڑا علم والا ہے"۔

قومِ لوط پر اللہ کا عذاب آیا تو ساری قوم ہلاک ہوگئی۔اس عذاب سے وہی لوگ محفوظ رہے جو شکر بجالاتے تھے۔سورۂ قمر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاآلَ لُوْطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ،نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذَالِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۔(القمر:۳۴ تا ۳۵)"ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کردی تھی،سوائے آل لوط کے،انھیں ہم نے صبح کے وقت بچالیا تھا۔یہ ہماراان پر احسان تھا۔ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں"۔

اللہ کے ساتھ بندوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا یہ ایمانی اور اخلاقی فریضہ ہے۔اسی لیے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ ۔(ترمذی:۱۹۵۵)"جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا وہ اللہ کا شکر نہیں بجالاتا"۔

اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کو اس کا بدلہ دیا جائے۔اور اگر بدلہ دینے کی استطاعت نہ ہو تو زبانی طور پر اس کا شکریہ ادا کیا جائے:

مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ ۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔(ابوداؤد:۱۷۳۹)"جس کے ساتھ بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے کو "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہے تو اس نے اس کی تعریف کا حق ادا کردیا"۔

مخلوقات میں سے بڑا حق ماں باپ کا ہے اور ان کے احسانات اولاد پر سب سے زیادہ ہیں۔اسی لیے اللہ کے ساتھ ماں باپ کا بھی شکر بجالانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ارشاد باری ہے:

أَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۔(لقمان:۱۴)"تو میرا شکرادا کراور اپنے ماں باپ کا شکرادا کر"۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ شکر گزاری اللہ کے احسانات کا اعتراف اور اس کی قدردانی ہے۔بندۂ مومن کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں شکر کی روِش اختیار کرے،اور ہر قسم کی ناشکری سے محفوظ رہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندہ بنائے،اور اس کا شکرادا کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔آمین ○○○

رابطہ کے ذرائع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org